Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۴۹

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم منگل

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۸/۳۲	۲۵ ربیع الثانی ۱۳۹۸ھ ۴ شہادت ۱۳۵۷ہش ۴ اپریل ۱۹۷۸ء	نمبر ۷۷

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۴ شہادت۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

بحرِ عرفان کے موتی اور جوامع الکلم

اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنیوالوں کو پورا اجر دیا جائیگا

سخاوت کرنے والا جنّت کے قریب کر دیا جاتا ہے

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

لیس علیک ھدٰھم ولکن اللّٰہ یھدی من یّشاء وما تنفقوا من خیر فلانفسکم وما تنفقون الا ابتغاء وجہ اللّٰہ وما تنفقوا من خیر یوف الیکم وانتم لا تظلمون۔

(البقرہ: ۲۷۳)

ترجمہ:۔ انہیں راہ پر لانا تیرے ذمہ نہیں ہے ہاں اللہ جسے چاہتا ہے راہ پر لے آتا ہے اور جو اچھا مال بھی تم (خدا کی راہ میں) خرچ کرو حقیقت یہ ہے کہ تم ایسا خرچ صرف اللہ کی توجہ چاہنے کے لئے کیا کرتے ہو سو اس کا نفع بھی تمہاری اپنی جانوں ہی کو ہوگا اور جو اچھا مال بھی تم خرچ کرو وہ تمہیں پورا پورا (واپس کر) دیا جائے گا اور تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم:۔

عَنْ عَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلسَّخِیُّ قَرِیْبٌ مِّنَ اللّٰہِ تَعَالٰی قَرِیْبٌ مِّنَ النَّاسِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْجَنَّۃِ بَعِیْدٌ مِّنَ النَّارِ وَالْبَخِیْلُ بَعِیْدٌ مِّنَ اللّٰہِ تَعَالٰی بَعِیْدٌ مِّنَ النَّاسِ بَعِیْدٌ مِّنَ الْجَنَّۃِ قَرِیْبٌ مِّنَ النَّارِ وَالْجَاھِلُ السَّخِیُّ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی مِنَ الْعَابِدِ الْبَخِیْلِ۔

ترجمہ:۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سخی اللہ کے قریب ہوتا ہے لوگوں سے قریب ہوتا ہے اور جنت سے قریب ہوتا ہے اور دوزخ سے دُور ہوتا ہے۔ اس کے برعکس بخیل اللہ تعالیٰ سے دُور ہوتا ہے لوگوں سے دُور ہوتا ہے جنت سے دُور ہوتا ہے لیکن دوزخ کے قریب ہوتا ہے۔ ان پڑھ سخی بخیل عابد سے اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنیوالوں کے اموال میں برکت دی جاتی ہے

وہ شخص بڑا ہی نادان ہے جو چندوں کو اپنے لئے بوجھ تصوّر کرتا ہے

"بعض لوگوں کے دل میں خیال پیدا ہو سکتا ہے کہ آئے دن ہم پر (چندے) لگائے جاتے ہیں کہاں تک برداشت کریں۔ میں جانتا ہوں کہ ہر شخص ایسا دل نہیں رکھتا کیونکہ ایک طبیعت کے ہی سب نہیں ہوتے۔ بہت سے تنگدل اور کم ظرف ہوتے ہیں اور اس قسم کی باتیں کر بیٹھتے ہیں مگر وہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ کو ان کی کیا پرواہ ہے۔ ایسے شبہات ہمیشہ دنیاداری کے رنگ میں پیدا ہوا کرتے ہیں اور ایسے لوگوں کو توفیق بھی نہیں ملتی۔ لیکن جو لوگ محض خدا تعالیٰ کے لئے قدم اٹھاتے ہیں اور اس کی مرضی کو ہی مقدم کرتے ہیں اور اس بناء پر جو کچھ بھی خدمتِ دین کرتے ہیں اس کے لئے اللہ تعالیٰ خود انہیں توفیق دے دیتا ہے اور اعلاءِ کلمۃ الاسلام کے لئے جن اموال کو وہ خرچ کرتے ہیں ان میں برکت رکھ دیتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ اور جو لوگ صدق اور اخلاص سے قدم اٹھاتے ہیں انہوں نے دیکھا ہوگا کہ کس طرح پر اندر ہی اندر انہیں توفیق دی جاتی ہے۔ وہ شخص بڑا نادان ہے جو یہ خیال کرتا ہے کہ آئے دن ہم پر بوجھ پڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بار بار فرماتا ہے وَلِلّٰہِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یعنی خدا تعالیٰ کے پاس آسمان و زمین کے خزانے ہیں منافق ان کو سمجھ نہیں سکتے لیکن مومن اس پر ایمان لاتا اور یقین کرتا ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر سب لوگ جو اس وقت موجود ہیں اور اس سلسلہ میں داخل ہیں یہ سمجھ کر کہ آئے دن ہم پر بوجھ پڑتا ہے۔ دستبردار ہو جائیں اور بخل سے یہ کہیں کہ ہم کچھ نہیں کر سکتے تو خدا تعالیٰ ایک اور قوم پیدا کر دے گا جو ان سب اخراجات کا بوجھ خوشی سے اٹھائے اور پھر بھی سلسلہ کا احسان مانے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۶۸، ۳۶۹)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبد الحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۴/شہادت ۱۳۵۷ھش
۴/اپریل ۱۹۷۸ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلبۂ حق کی حتمی اور یقینی ضمانت

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حقیقی مومنوں سے ایک حتمی وعدہ کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ مخالفینِ حق کے مقابلہ میں بہرحال وہی غالب رہیں گے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ عنداللہ حقیقی مومن ہوں اور پھر بھی وہ غالب نہ آئیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ○ (آل عمران آیت ۱۴۰)

ترجمہ:۔ اور تم کمزوری نہ دکھاؤ اور نہ غم کرو اور اگر تم مومن ہو تو تم ہی بالا رہو گے۔

حقیقی مومنوں کے لئے غالب آنا بہرحال مقدر ہوتا ہے لیکن یہ ضروری نہیں ہوتا کہ مومن اپنے مخالفین پر یکدم غالب آجائیں۔ بسا اوقات یہ غلبہ درجہ بدرجہ ظاہر ہو کر رفتہ رفتہ اپنے کمال کو پہنچتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے رفتہ رفتہ ظاہر ہونے والے غلبہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

أَفَلَا يَرَوْنَ أَنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا ۚ أَفَهُمُ الْغَالِبُونَ ○ (الانبیاء آیت ۴۵)

ترجمہ:۔ پس کیا یہ دیکھتے نہیں کہ (ان کی) زمین کو ہم اس کے کناروں سے گھٹاتے چلے آرہے ہیں (یعنی خود مخالفینِ اسلام میں سے رفتہ رفتہ لوگ اسلام میں داخل ہو رہے ہیں) تو کیا یہی لوگ (جو رفتہ رفتہ تعداد میں کم ہوتے جارہے ہیں) غالب آئیں گے (یا وہ مومن غالب آئیں گے جو آہستہ آہستہ تعداد میں بڑھ رہے ہیں)۔

ہر چند کہ حق درجہ بدرجہ اور رفتہ رفتہ ہی دنیا میں غالب آتا ہے اور اس کا یہ غلبہ خدا تعالیٰ کی مقرر کردہ ایک میعاد کے بعد ہی اپنے کمال کو پہنچتا ہے تاہم حقیقی مومنوں کو ایک خاص فرقان شروع ہی سے عطا کیا جاتا ہے اور انہیں اس فرقان کا عطا ہونا ہی اس امر کی ایک بیّن علامت ہوتا ہے کہ وہ بہرحال غالب آکر رہیں گے اور ان کا بتدریج ظاہر ہونے والا غلبہ ضرور بالضرور اپنے کمال کو پہنچے گا — اور وہ خاص فرقان یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اوّل دن سے ہی مومنوں کے شاملِ حال ہوتی ہے اور اس کے بل پر ہی وہ ایک کامیابی کے بعد دوسری کامیابی سے ہمکنار ہو کر غلبۂ حق کی منزل کی طرف بڑھ رہے ہوتے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے جہاں مومنوں کو یہ بشارت دی کہ اگر وہ حقیقی مومن ہیں تو وہی غالب رہیں گے وہاں ساتھ ہی اس غلبہ کے حصول کے طریق کو واضح کرتے ہوئے یہ امر ذہن نشین کرایا کہ اگر مومن چاہتے ہیں کہ غلبۂ حق کا وعدہ اُن کے حق میں پورا ہو تو اُن کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کا مورد بنائیں اور صرف اور صرف اُسی پر توکل کریں۔ چنانچہ فرمایا:۔

إِنْ يَنْصُرْكُمُ اللَّهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۖ وَإِنْ يَخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِي يَنْصُرُكُمْ مِنْ بَعْدِهِ ۗ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ○ (آل عمران آیت ۱۶۱)

ترجمہ:۔ اگر اللہ تمہاری مدد کرے تو تم پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔ اور اگر وہ تمہاری مدد چھوڑ دے تو اس کے چھوڑ کر کون ہے جو تمہاری مدد کرے گا اور مومنوں کو اللہ پر ہی توکل کرنا چاہئے۔

اس آیہ کریمہ سے ثابت ہے کہ حقیقی مومن اللہ تعالیٰ کی نصرت اور اس پر توکل کی وجہ سے ہی کامیاب ہوا کرتے ہیں اور غلبۂ حق کا وعدہ نصرتِ الٰہی اور توکل علی اللہ کے نتیجہ میں ہی ان کے حق میں پورا ہوتا ہے۔ اور جہاں تک مومنوں کو تائید و نصرت سے نوازنے کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے حقیقی مومنوں کی مدد کرنا اپنے پر فرض کر رکھا ہے۔ چنانچہ وہ فرماتا ہے:۔

وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ ○ (الروم آیت ۴۸)

ترجمہ:۔ اور مومنوں کی مدد کرنا ہمارا فرض ہے۔

ان جملہ آیات پر یکجائی نظر ڈالنے سے یہ امر روزِ روشن کی طرح عیاں ہوئے بغیر نہیں رہتا کہ مومن نصرتِ الٰہی کے بل پر ہی غلبۂ حق کے مقصد میں کامیاب ہوتے ہیں اور نصرتِ الٰہی کا ان کے شاملِ حال ہونا اس امر کی ایک بیّن علامت ہوتا ہے کہ وہ اپنی ظاہری کمزوری اور بے بضاعتی کے باوجود بہرحال غلبۂ حق کے مقصد میں کامیاب ہو کر رہیں گے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ نصرتِ الٰہی ان کے شاملِ حال ہو اور قدم قدم پر اس کا ثبوت بھی مل رہا ہو اور پھر وہ غالب نہ آئیں۔ ان کا بالآخر غالب آنا حتمی اور یقینی ہوتا ہے اور اپنی کمزوری اور بے بضاعتی کے زمانہ میں بھی اس موعودہ غلبہ کو وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ الغرض نصرتِ الٰہی کو غلبۂ حق کی حتمی اور یقینی ضمانت کی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔

منزلیں بھی ہیں راستوں کی طرح

لوگ پھرتے ہیں وحشیوں کی طرح
شہر لگتے ہیں جنگلوں کی طرح

آب دریا ہے آگ کی مانند
اور کشتی ہے کاغذوں کی طرح

کیا دیئے کی کوئی ضمانت دے
رات آئی ہے آندھیوں کی طرح

شرم و غیرت کی سرد لاشوں پر
لوگ بیٹھے ہیں کرگسوں کی طرح

یا تو ہمت نہیں رہائی کی
یا قفس ہے نشیمنوں کی طرح

ہم زباں ہے نہ ہم سخن کوئی
گھر میں رہتے ہیں بے گھروں کی طرح

گاہ گریاں ہے گاہ خنداں ہے
دل بھی اپنا ہے موسموں کی طرح

کوئی ٹھہرے تو کس جگہ ٹھہرے
منزلیں بھی ہیں راستوں کی طرح

کچھ تو دکھ ہیں عتاب کے مظہر
اور کچھ ہیں عنایتوں کی طرح

کیوں مبشر بڑھیں نہ ان کی طرف
جن کی قربت ہے جنّتوں کی طرح

مبشر احمد راجیکی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میدانِ عمل میں تبلیغی یادوں کے چراغ

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری سابق مبلغ ملائیشیا و مغربی افریقہ

(۳)

خدائی فیصلہ اور جھوٹ کا انجام

تاہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ معاملہ یہاں ہی ختم ہو جانے والا نہیں تھا۔ جماعت نے تو اس واقعہ کو ایک ابتلا سمجھ کر مالی قربانی کی اور پھر صبر و رضا سے کام لے کر ہم خاموش ہو گئے لیکن اس مقدمہ کا آسمان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی ایک فیصلہ صادر ہو چکا تھا۔ اس کی تعمیل یوں ہوئی کہ ہائی کورٹ کے فیصلہ کے ایک ماہ بعد اس فولانی کسان کے چھوٹے بھائی نے جس نے میرے خلاف جھوٹی گواہی دی تھی کسی غبن کے کیس میں ملوث ہو جانے کی وجہ سے اسی جگہ یہ نام نہاد بلوہ ہوا تھا اپنے آپ کو ایک رسے کے ساتھ آم کے درخت کے ساتھ لٹکا کر خودکشی کر لی۔ اس کے چند ماہ بعد اس بوڑھے فولانی کی وہ جوان بیوی (گواہ نمبر ۲) اپنے بچے اور زیورات و سامان سمیت ایک فولانی نوجوان کے ساتھ فرنچ علاقے کی طرف فرار ہو گئی اور بعد میں پکڑے جانے پر دونوں کو جیل کی سزا ہوئی۔ کیونکہ وہ نوجوان جس انڈین فرم میں ملازم تھا اس کا ہزاروں روپے کا کپڑا غائب کر کے ساتھ لے گیا تھا۔ جج لیوک جنہوں نے فیصلہ صادر کیا تھا ان کی عدالت میں کوئی قتل کا کیس آیا جس میں انہوں نے ثابت شدہ قتل کے قاتل کو بری کر دیا چنانچہ اس غیر منصفانہ فیصلہ کی بنا پر گورنمنٹ نے انہیں قبل از وقت ریٹائرڈ کر کے فارغ کر دیا۔ سنا ہے کہ وہ عرصہ ہوا وفات پا چکے ہوئے ہیں۔

بو شہر کی کریول عیسائی آبادی کے سربراہ جنہوں نے ہمارے خلاف اس بوڑھے فولانی کو خاص طور پر اکسایا اور اسکی مالی اور عدالتی مدد بھی کرتے رہے اور جو ہمارے خلاف اس مقدمہ کے کرتا دھرتا بنے رہے ان کی کنواری لڑکی نے ان کے خلاف عصمت دری کا الزام لگا دیا۔ جس سے وہ سارے ملک میں ذلیل ہو کر پھر کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہ رہے اور ان کی کریول قوم نے انہیں سرداری سے بھی برطرف کر دیا۔ اس ذلت کی وجہ سے وہ "بو" سے ایسے غائب ہوئے کہ پھر ان کا سراغ نہ مل سکا۔ اس بوڑھے فولانی کسان کو ہمارے اس کے خلاف عدالت میں دعویٰ کرنے پر عدالت کے حکم سے یہ ہماری جماعت کی زمین سے آخر نکلنا پڑا جس کے بعد وہ شہر سے نصف میل کے فاصلہ پر کسی اور زمین میں کھیتی باڑی کرنے لگا مگر بڑھاپا، صدمات بیوی بچے کی جدائی اور بھائی کی موت وغیرہ کی تاب نہ لا کر چند ماہ بعد اچانک اپنی جھونپڑی میں تنہا سوتے ہوئے راہیٔ ملک عدم ہو گیا۔ اور اہل "بو" کو اسکی موت کا تین چار روز بعد اس وقت پتہ لگا جبکہ ادھر سے گذرنے والی پگڈنڈی پر لوگوں کو اس سمت سے شدید بو آنی شروع ہو گئی کسی کی مصیبت یا موت پر خوشی منانا خواہ وہ دشمن ہی ہو اسلامی مسلک کے خلاف ہے تاہم چونکہ ایسے واقعات دوسروں کے لئے عبرت کا موجب ہوتے اور دلوں میں خشیت الٰہی پیدا کرتے ہیں۔ اس لئے مذکورہ بالا واقعہ تفصیل سے بیان کر دیا گیا ہے۔ فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی الْاَبْصَار

گذشتہ جنگ عظیم کے دوران مالی مشکلات

دوسری جنگ عظیم کے زمانہ میں مرکز سلسلہ قادیان سے بیرونی ممالک کو روپیہ اور ڈاک وغیرہ بھجوانے میں بہت دشواریاں تھیں اور جماعت کو مالی مشکلات بھی لاحق تھیں اس لئے امیر مقامی مولانا نذیر احمد علی صاحب رضی اللہ عنہ نے میری سیرالیون میں آمد سے صرف دو تین ماہ قبل مرکز کی مالی مشکلات کے باعث حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لکھ دیا کہ انہیں اب دس پونڈ ماہوار کی بجائے صرف پانچ پونڈ بھیجے جایا کریں۔ دس پونڈ سٹرلنگ اس وقت سیرالیون میں کلرک درجہ سوم کی ماہوار تنخواہ تھی۔

مشکل حالات میں قربانیاں

اس کے بعد جب خاکسار انگلستان سے تبدیل ہو کر سیرالیون آیا تو کچھ دیر کے بعد میں نے حضرت مولانا علی صاحبؓ سے اپنے ماہوار الاؤنس کی ادائیگی کا ذکر کیا۔ آپ نے بڑے پیار سے مجھ پر واضح کیا کہ ان نازک ایام میں مرکز کو مبلغین کی مالی قربانی کی اشد ضرورت ہے اس لئے الاؤنس کی کمی کے متعلق جو کچھ میں حضور کی خدمت میں لکھ چکا ہوں کہ دس کی بجائے اب صرف پانچ پونڈ میں ہی گزارہ کرونگا۔ مجھے اسے گوارا نہیں کہ میں اپنی اس پیشکش کو آپ کی خاطر واپس لے لوں۔ میں اور آپ دونوں قربانی کریں اور اسی پانچ پونڈ کی قلیل رقم میں دونوں گذارہ کریں اللہ تعالیٰ اس کے عوض ہمیں بے شمار نعمتوں اور برکات سے نوازے گا۔ اور خدا کے خلیفہ کے دل سے ہمارے لئے خاص دعائیں نکلیں گی جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اس مشن کو زیادہ مالی قربانیاں کرنے والے احباب عطا کرے گا۔

چنانچہ جب خاکسار نے ان کی اس تجویز کو سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا کہہ کر قبول کر لیا تو انہوں نے فرطِ انبساط سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ کر مجھے گلے لگا لیا۔ پھر ہم نے دعا کر کے مرکز کو اس امر کی اطلاع دے دی اس کے بعد باوجود جنگ کی طوالت اور گرانی کے بحمداللہ ہم دونوں اڑھائی اڑھائی پونڈ یعنی تقریباً تینتیس روپے ماہوار میں کئی سال تک گذارہ کرتے رہے جو صرف اس طرح ممکن تھا۔ کہ ہم مقامی افریقین طرز رہائش اختیار کرتے اور افریقن دیہاتی کھانوں پر اکتفا کرتے۔ چنانچہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسا ہی کیا بلکہ بعد میں آنے والے مبلغین مثلاً مکرم مولوی محمد اسحٰق صاحب صوفی، مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر، مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب رائے ونڈی، مکرم چوہدری احسان الٰہی صاحب جنجوعہ وغیرہم نے بھی مشن کی مالی حالت کی کمزوری کے پیش نظر قربانی کرتے ہوئے کچھ عرصہ تک صرف تین تین پونڈ ماہوار پر گزارہ کیا اور بڑے اخلاص اور محنت سے خدمت سلسلہ بجا لاتے رہے حالانکہ اس وقت سرکار کی طرف سے قانونی طور پر معمولی ہاؤس بوائے کا ماہانہ الاؤنس پانچ پونڈ مقرر تھا۔

اب جب اللہ تعالیٰ نے اس مشن کے لئے آمد کے دروازے کھول دیئے اور ترقیات کا ایسا زمانہ آگیا کہ بیک وقت پانچ پانچ پونڈ چندہ پیش کرنے والے احباب اللہ تعالیٰ نے سیرالیون مشن کو عطا فرما دیئے اور آج کل تو خدا کے فضل سے اس مشن کا بجٹ لاکھوں تک پہنچا ہوا ہے۔ اور وہاں خدا کے فضل سے جماعت ہر لحاظ سے ترقی کی راہوں پر بڑی تیزی سے گامزن ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ۔

مشکلات میں حضرت مصلح موعودؓ کی طرف سے ہمت افزائی۔

سیرالیون میں ۱۹۴۰ء سے ۱۹۴۵ء تک بلکہ اس سے بھی بعد تک مبلغین سلسلہ کو ملک کے اندرونی علاقوں میں اکثر پیدل سفر کرنا پڑتا تھا خصوصاً دوسری جنگ عظیم کے دوران حضرت مولانا نذیر احمد صاحب اور خاکسار جنگلوں اور پہاڑوں میں گاؤں گاؤں پھر کر تبلیغ کرنے اور احمدیت کیلئے زرخیز اور موزوں علاقے تلاش کرنے میں مصروف رہے جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بیسیوں مخلص جماعتیں قائم ہو گئیں۔ تاہم جنگ کے ہنگامی حالات کی وجہ سے وہ بہت مشکلات کا زمانہ تھا۔ کھانے پینے کی عام اشیاء شہروں میں بھی میسر نہیں آتی تھیں چہ جائیکہ دیہات میں مل سکیں۔ اور اندرون ملک دوروں کے دوران کئی کئی ماہ تک ہم اکثر شکرقندی، کساوا، کوکو یام اور جنگلی یام وغیرہ پر گزارہ کرتے تھے۔ لوکل موٹے اور بدمزہ چاول اگر مل بھی جاتے تو پکانے کے بعد طبیعت کھانے پر آمادہ نہ ہوتی۔ البتہ بعض دفعہ انہیں پیس کر اور لوکل گڑ ملا کر ستوؤں کی طرح خشک ہی استعمال کر لیا کرتے۔ دودھ روٹی اور دیگر اعلیٰ اناج وغیرہ تو اس زمانہ میں دیکھنے کو نہ ملتا تھا۔ سالن کیلئے شکرقندی کساوا اور بعض دوسرے پودوں کے پتے تاڑ کے سرخ تیل میں پکا کر استعمال میں لائے جاتے تھے۔ اور یہ صورت حال کئی سال تک ہمیں برداشت کرنی پڑی۔

ایک روز حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اپنی ماہوار رپورٹ لکھتے ہوئے خاکسار نے ضمنی طور پر یہ بھی عرض کر دیا کہ حضور ہمیں تو یہاں اپنے ملک کا کوئی کھانا بھی نہیں ملتا۔ صرف موٹے موٹے چاول ملتے ہیں۔ جو ہم ستوؤں کی طرح پھانک لیتے ہیں اور کوئی اناج نہیں ملتا۔ گوشت کے بدلے بہت بدبودار سوکھی ہوئی مچھلی ملتی ہے اور سالن کیلئے ہم شکرقندی اور کساوا کے پتے استعمال کرتے ہیں۔ البتہ پھلوں میں سے خورد و کیلئے آم، مالٹا، پپیتا اور اناناس جنگلوں میں عام مل جاتے ہیں بعض دفعہ دوست احباب ستو یا کیلوں کا گچھا پیش کر جاتے ہیں۔ تو ہم صرف وہی کھا کر دن گذار لیتے ہیں۔ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے جواب ملا کہ:

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"آپ کو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے وہ لذیذ پھل آپ دن رات وہاں کھاتے ہیں جو آج کل یہاں بھی بمشکل ملتے ہیں اور جس کو آم کیلے مالٹے اناناس وغیرہ کھانے کو ملیں اسے اور کیا چاہیئے؟"

تاہم ہماری ہمت افزائی اور جماعت کی ہماری کامیابی کیلئے دعا کی تحریک فرمانے کیلئے حضور رضی اللہ عنہ نے انہی دنوں مورخہ ۲۵ ستمبر ۱۹۴۲ء کے خطبہ جمعہ میں ہمارے وہ حالات اور مشکلات بیان فرما کر جن سے ہم اس وقت سیرالیون میں دوچار تھے۔ جماعت کو ہمارے لئے خاص دعائیں کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ حضورؓ نے فرمایا:-

"مغربی افریقہ کے دو مبلغ خصوصیت سے قابل ذکر ہیں ایک مولوی نذیر احمد صاحب ابن بابو فقیر علی صاحب اور دوسرے مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری۔

یہ لوگ ایسے علاقے میں ہیں۔ جہاں سواریاں مشکل سے ملتی ہیں کھانے پینے کی چیزیں بھی آسانی سے میسر نہیں آتیں۔ رستہ میں کبھی ستو پھانک کر گذارہ کر لیتے ہیں اور کبھی کوئی پھل کھا لیتے ہیں پھر انہیں سینکڑوں میل کے دورے کرنے پڑتے ہیں اور ان دوروں کا اکثر حصہ وہ پیدل طے کرتے ہیں یہ وہ قربانیاں ہیں جو سالہا سال سے یہ لوگ کر رہے ہیں جنیف اور دشمنان کا مقابلہ کرتے ہیں بعض دفعہ گو ہمیشہ نہیں گورنمنٹ بھی ان کے رستہ میں روک اٹکاتی ہے عام پبلک اور مولوی بھی مقابلہ کرتے رہتے ہیں۔ لیکن ان تمام روکوں کے باوجود وہ مختلف علاقوں میں جماعتیں قائم کرتے اور خانہ بدوشوں کی طرح دین کی اشاعت کے لئے پھرتے رہتے ہیں۔"

"یہ لوگ ایسے نہیں کہ جماعت ان کی قربانیوں کے واقعات کو تسلیم کرنے سے انکار کر سکے اس میں کیا شبہ ہے کہ جو کام یہ لوگ کر رہے ہیں وہ ساری جماعت کا ہے۔ اور اسی لحاظ سے جماعت کے ہر فرد کو اپنی دعاؤں میں ان مبلغین کو یاد رکھنا چاہیئے"

(الفضل ۱۳ اکتوبر ۱۹۴۲ء خطبہ نمبر)

صداقتِ احمدیت کا ایک نشان

مارچ ۱۹۴۰ء میں جبکہ مجھے سیرالیون (مغربی افریقہ) آئے ہوئے ابھی چند مہینے ہی ہوئے تھے اور خاکسار مولانا نذیر احمد علی صاحب امیر سیرالیون کے ساتھ ملک کے دارالحکومت فری ٹاؤن میں مقیم تھا۔ کہ ایک روز مولوی صاحبؓ نے فرمایا آئیے آج آپ کو میں ایک ایسا شخص دکھاؤں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا زندہ نشان ہے۔

چنانچہ ہم فری ٹاؤن کے علاقہ فولا ٹاؤن میں پہاڑی کے دامن میں اوپر کی طرف چلتے ہوئے چند منٹوں میں ایک دو منزلہ مکان کے وسیع بند کمرے کی کھڑکی کے پاس جا کھڑے ہوئے کمرے میں کھڑکی سے ذرا ہٹ کر ایک ادھیڑ عمر باوقار سا شخص چارپائی پر بیٹھا تھا۔ ہمیں دیکھتے ہی وہ ہمارے قریب آ کر انگریزی میں کہنے لگا اچھا تم مجھے آزاد کرانے آئے ہو۔ حاجی نذیر دیکھو میں اچھا بھلا ہوں میرے لڑکے نے یونہی مجھے پاگل قرار دے کر یہاں بند کر رکھا ہے کیا تم لوگ میری مدد نہیں کرو گے ہم نے کہا اللہ تعالیٰ آپ کی مدد کرے پھر وہ بگڑ کر کچھ بڑبڑانے لگا تو ہم خاموشی سے واپس لوٹ آئے۔

ایک بددعا جو قبول ہو کر نشان بنی۔

واپسی پر مولانا صاحب رضؓ نے بتایا کہ اس شخص کا نام شیخ حیدرالدین ہے یہ دینی اور عام علمی لحاظ سے سیرالیون کی چند چوٹی کی شخصیات میں سے تھے گورنمنٹ کی طرف سے پہلے انہیں ج.پ یعنی جسٹس آف پیس کا خطاب ملا پھر ممبر آف دی برٹش ایمپائر بھی بنا دیا گیا۔ ملک کا ہر طبقہ ان کا لوہا مانتا تھا انہی کی کوششوں سے لاہوری جماعت کی طرف سے ان کے مبلغ مولوی غلام نبی مسلم صاحب فری ٹاؤن پہنچے مگر بعد میں مولوی صاحب موصوف اور ان میں ان بن ہو گئی اور مولوی غلام نبی صاحب کو واپس جانا پڑا۔ پھر مولانا علی صاحب رضؓ نے بتایا کہ ۱۹۳۷ء میں پبلک کے اصرار پر سیرالیون مسلم کانگریس نے ایک جلسہ عام میں میرا ایک لیکچر کرایا جس کی صدارت شیخ حیدرالدین صاحب نے کی۔ چونکہ میری تقریر سے سامعین بہت متاثر تھے انہوں نے اپنے صدارتی ریمارکس میں کوئی علمی بات کہے بغیر صرف یہ کہا کہ "سامعین میں آپ سب سے زیادہ عالم دین ہوں۔ دنیوی علوم میں بھی ید طولیٰ رکھتا ہوں۔ میرے نزدیک اس انڈین حاجی کی باتیں اور دلائل محض ملمع سازی اور جھوٹ کا پلندہ ہیں میں تو اس جھوٹے مسیح و مہدی کی نسبت یہ پسند کروں گا کہ میرا دماغ کام کرنا چھوڑ دے تاکہ اس انڈین مشنری کی باتوں پر غور ہی نہ کر سکوں اور اس نعوذ باللہ فتنہ سے بچا رہوں پس آپ لوگ مجھ پر اعتقاد کریں اور کوئی شخص ان کی جماعت میں داخل نہ ہو۔ خدا کے آگے آپ کی طرف سے میں جوابدہ ہونگا۔ آپ فکر نہ کریں اسی لئے تو میں نے غلام نبی کو واپس کر دیا ہے کہ یہ لوگ جھوٹے ہیں۔ اور اب اس حاجی کے پاؤں بھی میں یہاں جمنے نہ دوں گا اور آپ دیکھیں گے کہ اسے بھی یہاں سے قادیان بھاگنا پڑے گا" پھر کچھ ناواجب کلمات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف استعمال کرتے ہوئے کہنے لگا۔ "امام مہدی علیہ السلام تو مکہ سے ظاہر ہونگے ان کے ساتھ لشکر ہونگے جو مغربی قوموں کو تباہ کر دینگے اور وہ حسینی ہونگے قادیانی نہیں ہونگے" اس کے بعد مجھے جواب دینے کا موقعہ دیئے بغیر انہوں نے سیرالیون کانگریس کا وہ جلسہ برخواست کر دیا۔

دماغی عارضہ جان لیوا ثابت ہوا

پھر کیا ہوا مولوی علی صاحب رضی اللہ عنہ نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے فرمایا "اس کے بعد سے ہمیں تو اللہ تعالیٰ سیرالیون میں کامیابی پر کامیابی عطا فرما رہا ہے اور جابجا جماعتیں قائم ہو رہی ہیں ایک اسلامیہ سکول بھی ہم نے کھول دیا ہے۔ مسجدیں بھی بنا رہے ہیں اور خود میں بھی بفضلہ تعالیٰ ملک میں موجود اور جماعت کی رہنمائی اور تربیت میں مصروف ہوں بلکہ اب آپ بھی میرے ساتھ آ شامل ہوئے ہیں۔ لیکن شیخ حیدرالدین صاحب جے۔ پی۔ ایم۔ بی۔ ای خود اپنی ظاہر کردہ خواہش کے مطابق واقعی دماغی توازن کھو بیٹھے اور ۱۹۳۹ء سے دماغی عارضہ میں مبتلا ہیں۔ حتیٰ کہ اب بیماری کی شدت کی وجہ سے انہیں گھر کے اندر بند کر کے رکھا جا رہا ہے۔ ان کے قبیلہ کے لوگ اعلانیہ معترف ہیں کہ انہوں نے ایک خدارسیدہ انسان اور اسکی سچی جماعت کے خلاف زبان کھولنے کا خمیازہ اس دنیا میں پا لیا ہے بعض ان میں سے بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہو چکے ہیں گویا اللہ تعالیٰ نے اپنے مامور اور امام وقت کے خلاف بدزبانی کرنے والے کو اس دنیا میں اسی عارضہ میں مبتلا کر دیا جو اس نے خود چاہا تھا اور اپنے پاکیزہ کلام اِنِّیْ مُهِیْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِهَانَتَكَ کی صداقت کا ایک اور واضح اور زندہ ثبوت مہیا فرمایا"

خاکسار محمد صدیق عرض کرتا ہے کہ افسوس سیرالیون کا یہ سرکردہ باشندہ اس دماغی عارضہ سے جانبر نہ ہو سکا اور تقریباً اڑھائی سال تک اس لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى۔ والی عبرتناک حالت میں رہ کر آخر اس جہان سے چل بسا۔ ان کی وفات کے کئی سال بعد ایک روز ان کے اکلوتے صاحبزادے عمر حیدرالدین اپنے چودہ سالہ بیٹے یعنی حیدرالدین کے پوتے کو جس کا نام اپنے دادا کی طرح حیدرالدین ہی تھا۔ میرے پاس "بو" لے کر آئے اور بصد منت اصرار کیا کہ اسے احمدیہ سکول "بو" میں داخل کر کے بورڈنگ ہاؤس میں رکھ لیا جائے۔ کیونکہ فری ٹاؤن میں آوارگی کرتا ہے۔ نیز کہنے لگے کہ آپ یقین کریں میں اپنے باپ شیخ حیدرالدین کی طرح آپ کا مخالف نہیں ہوں بلکہ دل سے آپ کی جماعت کو سچا سمجھتا ہوں اور اسلام کی اشاعت کے لئے آپ کی تبلیغی مساعی کا مداح ہوں۔ میں نے اس خیال سے شیخ حیدرالدین صاحب کے اس پوتے کو سکول اور بورڈنگ ہاؤس میں داخل کر کے اپنے پاس رکھ لیا کہ شاید وہ دینی تربیت سے پورا اپنے خاندان کیلئے دینی لحاظ سے بہتر ثابت ہو تاہم چند ماہ تو وہ لڑکا اچھا رہا۔ سکول کے اساتذہ بھی اس سے مطمئن رہے لیکن پھر اس کے خلاف بورڈنگ میں مقیم لڑکوں کی چیزیں چرانے اور دیگر مختلف قسم کی شکایات ہونے لگیں۔ سکول سے بھی غائب رہنے لگا پھر بھی میں نے نرمی اور بعض دفعہ سختی سے اس کی اصلاح کی کوشش جاری رکھی۔

اولاد بھی ختم ہو گئی

آخر ایک مرتبہ سکول میں ایک سنگین جرم کرنے پر اس کو ہیڈ ماسٹر نے میرے فیصلہ کے مطابق سر عام سخت بدنی سزا دی اس نے لڑکوں سے کہنا شروع کیا کہ میں اس کا بدلہ لیکر چھوڑونگا مگر یہ بات مجھ تک کسی نے نہ پہنچائی۔ چنانچہ سزا کے ایک ہفتہ بعد حیدرالدین نے انتقامی جذبہ کے ماتحت اس ملک کی ایک زہریلی بوٹی پیسے ہوئے شیشے میں ملا کر میرے بستر پر بکھیر دی گرمیوں کا موسم تھا رات کو مجھے شدید خارش شروع ہو گئی۔ اور صبح تک میری تمام جلد سوج کر بدن زہریلی خارش سے بھر گیا جماعت کے ایک بزرگ حاجی علی صاحب نے فوراً پتہ کر لیا کہ کیا ہوا ہے اور کس کی شرارت ہے۔ چنانچہ پھر مجھے کئی ہفتہ تک بو گورنمنٹ ہسپتال میں زیر علاج رہنا پڑا۔ بار بار انجکشن لگتے رہے اور آخر خدا کے فضل سے تکلیف بالکل رفع ہو گئی۔ تاہم وہ لڑکا حیدرالدین اپنے اس نئے جرم کا افشاء ہوتے ہی غائب ہو کر فری ٹاؤن بھاگ گیا۔ پھر چند ماہ بعد ہمیں یہ معلوم ہوا کہ اس کا باپ عمر حیدرالدین جے۔ بی میں بتلا ہو کر فوت ہو گیا اور پھر ڈیڑھ دو سال بعد وہ شرارتی لڑکا بھی فری ٹاؤن میں اسی مرض کا شکار ہو کر دنیا سے چل بسا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ گویا خدا کے مامور کا انکار اور تذلیل کرنے والے اس شیخ حیدرالدین جے۔ پی۔ ایم۔ بی۔ ای فری ٹاؤن کی نسل بھی ختم ہو گئی اور خاندانی طور پر وہ دنیا سے بالکل مٹا دیئے گئے۔ کاش ایسی قہری تجلیات سے [illegible] خدا کے منکر عبرت حاصل کریں اور فائدہ اٹھائیں اللہ تعالیٰ سب کو ہدایت بخشے اور اسلام کی تعلیم پر کاربند رہ کر اپنے خدا کو ہر دم راضی رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجاہدینِ تحریکِ جدید توجّہ فرمائیں!

سیّدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔
"اگر اپنی مرضی سے کوئی چندہ لکھاتا ہے اور کسی قربانی کے لئے اپنے آپکو پیش کرتا ہے تو اس کا فرض ہے کہ اپنے عہد کو نبھائے خواہ کس قدر ہی تکلیف ہو اور یقین رکھے کہ خدا تعالیٰ کے لئے موت قبول کر کے انسان موت کا شکار نہیں ہوتا بلکہ موت سے محفوظ ہو جاتا ہے اور جس کی نیّت وعدہ پورا کرنے کی نہ ہو وعدہ کرے ہی نہیں کیونکہ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم اس بات سے سخت ناراض ہوتے ہیں کہ تم خوشی سے ایک عہد کرو اور پھر عملی رنگ میں اُسے پُورا نہ کرو۔"

تحریکِ جدید کا وعدہ کرنے والے احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے وعدے اور بقایا جات مذکورہ ارشاد کے مطابق اپنے اُوپر تنگی برداشت کرتے ہوئے بھی جلد سے جلد ادا کر دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ (وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

احبابِ وقفِ جدید کی تحریک کو کامیاب بنائیں

حقیقی اسلام کے ادیانِ باطلہ پر غالب آنے کا وقت قریب آچکا ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ اس کامیابی کا سہرا کن خوش نصیب لوگوں کے سر ہوتا ہے۔ بلاشبہ وہی سعادت مند لوگ اِس انعام کے مستحق قرار پائیں گے جو اشاعتِ اسلام اور جماعت کی دینی تعلیم و تربیت کے لئے اپنے عزیز اموال اور اپنے قیمتی اوقات قلبی بشاشت کے ساتھ قربان کرنے میں فخر محسوس کریں گے۔

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ ۱۰ر جنوری ۱۹۵۸ء کے خطبہ جمعہ میں وقفِ جدید کی تحریک کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"چند دنوں کی بات ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت اُترنے والی ہے۔ اب یہ ناممکن بات ہے کہ زیادہ عرصہ تک آسمان اپنی مدد کو روکے رکھے۔ ..... اب میں سمجھتا ہوں مجھے یقین ہے کہ وہ وقت آگیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد آسمان سے اُترے گی۔ ..... پس ہمت سے آگے بڑھو۔ زیادہ سے زیادہ چندے لکھواؤ اور جو لوگ آنریری طور پر کام کر سکتے ہوں وہ اپنے آپکو آنریری سیکرٹری بنالیں اور شہر میں یا باہر جہاں کہیں جائیں وہاں احمدیوں سے مل کر یا غیر جو اتو قبول کریں ان سے مل کر زیادہ سے زیادہ چندہ لینے کی کوشش کریں تاکہ ہمارا چندہ جلد سے جلد بارہ لاکھ روپے تک پہنچ جائے۔"

(الفضل ۱۶ر جنوری ۱۹۵۸ء)

خاص طور پر انصار بھائیوں کی خدمت میں گزارش کی جاتی ہے کہ وہ اس مبارک تحریک میں ہر فردِ جماعت کو شامل کرنے کی کوشش فرمائیں۔

زعماء انصار اللہ براہ کرم اپنی رپورٹیں معیّن اعداد و شمار کے ساتھ بروقت مرکز کو بھجوا دیا کریں۔

قائد وقف جدید
انصار اللہ مرکزیہ

چندہ تعمیر مساجد صدقہ جاریہ ہے

اس صدقہ جاریہ میں حصہ لینے والے مخلصین میں سے جن دوستوں نے دس روپے یا اس سے زائد رقم ادا فرمائی ہے ان کے اسماء گرامی بغرض دعا درج ذیل ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

۱- مکرم کریم بخش صاحب سبزی فروش	گول بازار ربوہ		۲۵—۱۳
۲- " محمد رمضان صاحب کریانہ مرچنٹ	"	"	۵۰—۱۳
۳- " بشیر احمد صاحب بشیر لانڈری ورکس	"	"	۸۰—۱۴
۴- " عبد الغفار صاحب شاکر میموریل فوٹو سروس	"	"	۵۰—۱۳
۵- " مستری محمد سلیمان صاحب	"	"	۲۵—۱۳
۶- " رشید احمد صاحب کریانہ مرچنٹ	"	"	۰۰—۱۳
۷- " مرزا عبد العزیز صاحب سائیکل ورکس	"	"	۰۰—۴۲
۸- " محمود احمد صاحب کریانہ مرچنٹ	"	"	۰۰—۱۳
۹- " ماسٹر عبد السلام صاحب ٹیلر "ماڈرن ٹیلر"	"	"	۰۰—۱۵
۱۰- " میاں حیات محمد صاحب کراکری سٹور	"	"	۰۰—۱۲
۱۱- " حفیظ احمد صاحب حفیظ فرنیچر ہاؤس	"	"	۰۰—۱۲
۱۲- " رفیع الدین صاحب ہیئر ڈریسر	"	"	۰۰—۱۲
۱۳- " خلیل الرحمٰن صاحب نیشنل الیکٹرک سٹور	"	"	۰۰—۱۰

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

پہلی سالگرہ کے مبارک موقع پر فیس میں ۲۵٪ رعایت ★ ۲ر اپریل تا ۱۰ر اپریل کے داخلہ پر

شٹرنگ • کارپینٹر • پائپ فٹر • بلڈنگ پینٹر • راج • انٹیریئر ڈیکوریٹر

نسیم سٹیل فکسر ٹریڈ ٹیسٹ اینڈ ٹریننگ سنٹر (رجسٹرڈ) لاہور

اندرون موچی گیٹ لاہور ◉ برانچ مسلم کالونی۔ بسطامی روڈ سمن آباد لاہور

محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کیساتھ ایک سال پہلے (۲ر اپریل ۱۹۷۷ء کو) نسیم سٹیل فکسر ٹریننگ سنٹر کا افتتاح ہوا تھا۔ آج تک ہم مختلف کورسز شروع کر چکے ہیں جنکی ڈیمانڈ بیرونی ممالک سے بہت زیادہ آرہی ہے۔ اب تک ۱۸۰۲ طلباء ایک سال میں ہمارے ادارہ سے یہ کورسز کر کے فارغ ہو چکے ہیں، ان میں سے ۱۱۰۰ سے زائد کاریگر مختلف ریکروٹنگ ایجنسیوں کی معرفت متعدد بیرونی ممالک میں اچھی تنخواہوں پر کام کر رہے ہیں اور باقی ملک کے اندر مختلف کنسٹرکشن کمپنیوں اور ٹھیکیداروں کے ساتھ منسلک ہیں!

ہمارے کام سے متاثر ہو کر مختلف سٹیل فکسر ٹریننگ سنٹر کھل چکے ہیں، ان کا انداز بالکل وہی ہے جو ہمارا ہوتا ہے۔ بہرحال ہم انکے نیک کاموں میں برابر کے شریک ہیں۔ ہم نے دوسرے کورسز کے علاوہ ایک اور کلاس بلڈنگ کنسٹرکشن فورمین کی شروع کی ہے جو ایک ماہ کی ہوتی ہے اور جس کی کلاسز ہر ماہ کی ۷ر، ۱۴ر، ۱۸ر تاریخ کو ہوتی ہیں۔ اس کلاس میں ہم کیا پڑھاتے ہیں، اس کا اندازہ ہمارے سوالنامہ سے بآسانی ہوگا جو ہمارے ادارے میں آویزاں ہے۔ تشریف لا کر ملاحظہ فرمائیں!

اگر آپ ملک کے اندر ٹھیکیداری کرنا چاہتے ہیں تو یہ کلاس آپکو بہت فائدہ دیگی۔ ہم نے ادارے کی پہلی سالگرہ کے موقع پر ان ہفتے یعنی

۲ر اپریل سے ۱۰ر اپریل تک تمام داخلوں پر فیس میں ۲۵ فیصد رعایت

احمدی احباب کے لئے فیس میں ۱۰٪ رعایت

کردی ہے کنسٹرکشن فورمین میں جلد داخلہ لیں اور اس رعایت سے فائدہ اٹھائیں۔ اس کے علاوہ ہم نے آسان عربی بول چال سکھانے کا بھی بندوبست کیا ہے جو ہر کلاس کو فری کرائی جاتی ہے۔ پراسپکٹس جوابی لفافہ بھیج کر مفت حاصل کریں۔ باہر کے حضرات کیلئے رہائش کا بندوبست موجود ہے!

نسیم سٹیل فکسر ٹریننگ سنٹر رجسٹرڈ

اندرون موچی گیٹ، بازار لال کھوہ، نزد ناصر گدی فروش
لاہور۔ فون نمبر ۴۱۵۷۶۸

برانچ: مسلم کالونی۔ بسطامی روڈ
سمن آباد۔ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کی ۵۹ ویں مجلس مشاورت کی مختصر روداد

وقفِ جدید انجمن احمدیہ کے میزانیہ کو منظور کرنے کی سفارش، سب کمیٹی شوریٰ ۱۹۷۷ء کی سفارشات

میزانیہ وقفِ جدید انجمن احمدیہ

ربوہ یکم اپریل۔ جماعت احمدیہ کی ۵۹ ویں مجلس مشاورت کے دوسرے دن کے پہلے اجلاس میں تحریک جدید انجمن احمدیہ کے میزانیہ آمد و خرچ کو منظور کرنے کی سفارش کے بعد مکرم چوہدری احمد دین صاحب فیصل آباد صدر سب کمیٹی تحریک جدید و وقف جدید نے ایجنڈا کی تجویز ۶ سے متعلق سب کمیٹی کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ سب کمیٹی نے مندرجہ ذیل سفارشات کے ساتھ وقف جدید انجمن احمدیہ کے بجٹ آمد و خرچ (۹،۶۸،۰۰۰ روپے) کو منظور کر لینے کی سفارش کی تھی۔

۱۔ بچوں کے لئے وقف جدید کے چندہ کی شرح چھ روپے سالانہ کی بجائے بارہ روپے سالانہ کر دی گئی ہے۔ جماعتوں کو اس شرح سے متعارف کرایا جائے اور اس کے مطابق چندہ لیا جائے۔

۲۔ ابھی تک بہت سی جماعتوں نے چندہ وقف جدید میں حصہ نہیں لیا۔ ان جماعتوں کو اس چندہ میں شامل کرنے کے لئے ہنگامی بنیادوں پر کوشش کی ضرورت ہے۔ آئندہ سال کے دوران ایک ہفتہ وقفِ جدید بالغان کے لئے اور ایک ہفتہ مجلس خدام الاحمدیہ کے ماتحت اطفال کے لئے منایا جائے۔

حضور ایدہ اللہ کی اجازت سے مکرم ملک عبداللطیف صاحب ستکوہی لاہور اور مکرم مبارک احمد صاحب راولپنڈی نے بجٹ پر عمومی بحث میں حصہ لیا۔ تفصیلی بحث کے لئے نمائندگان کو دعوت دی گئی تو کسی دوست نے اپنا نام پیش نہ کیا اس لئے نمائندگان شوریٰ سے سب کمیٹی کی رپورٹ بابت تجویز ۶ (میزانیہ وقف جدید انجمن احمدیہ) سے متعلق آراء طلب کی گئیں اور نمائندگان نے سب کمیٹی کی سفارشات کے ساتھ اس کی رپورٹ کو منظور کر لینے کی بالاتفاق سفارش کی۔

اس کے بعد دوپہر کے کھانا اور نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے لئے بقیہ کارروائی چار بجے بعد دوپہر تک کے لئے ملتوی کر دی گئی۔

دوسرا اجلاس

یکم اپریل کا دوسرا اجلاس ٹھیک چار بجے سہ پہر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیر صدارت شروع ہوا۔ کارروائی کا آغاز اجتماعی دعا سے ہوا۔ اس اجلاس میں مکرم رانا محمد خان صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ بہاولنگر کو حضور کے ہمراہ بیٹھ کر صدارت کے فرائض میں حضور کا ہاتھ بٹانے کا خصوصی شرف حاصل ہوا۔

اجتماعی دعا کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر محترم کیپٹن (ریٹائرڈ) سید افتخار حسین صاحب کراچی نے سب کمیٹی نظارت بہشتی مقبرہ کی رپورٹ اس کمیٹی کے صدر کی حیثیت سے پڑھ کر سنائی۔ آپ نے بتایا کہ ایجنڈے میں تجویز ۸ یہ ہے کہ:

"شادی شدہ خواتین کی وصیت کے لئے ان کا مہر ان کی بنیادی جائیداد متصور ہوتا ہے (قاعدہ ۳۷۶) جس پر حصہ وصیت ادا کرنا واجب ہے۔ چونکہ وصیت کی روح قربانی ہے اس لئے اس روح کو قائم رکھنے کے لئے یہ قاعدہ تجویز کیا جاتا ہے کہ آئندہ شادی شدہ خواتین کے لئے یہ ضروری ہوگا کہ وہ حق مہر اور دیگر جائیداد کے علاوہ اپنے خورد و نوش اور لباس کے اخراجات کو معین کر کے اور انہیں اپنی آمد تصور کر کے حصہ وصیت ادا کریں اور ایسی خواتین جو اپنی ہی آمد سے اپنے اخراجات پورا کرتی ہیں وہ اپنی آمد پر ہی حصہ وصیت ادا کریں گی۔"

سب کمیٹی نظارت بہشتی مقبرہ نے اس تجویز کے بارہ میں یہ سفارش کی ہے کہ اسے بطور قانون اختیار نہ کیا جائے البتہ طوعی رنگ میں موصیات کو یہ تلقین کی جائے کہ وہ روح قربانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے اخراجات کو اپنی آمد تصور کرتے ہوئے اس میں سے بھی حصہ وصیت ادا کرنے کی کوشش کیا کریں۔

اس تجویز کے بارہ میں اگلے روز ۲۔ اپریل کے اجلاس میں اظہارِ خیال کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فیصلہ صادر فرمایا کہ میرے نزدیک مستورات کی ساری وصایا پر اور ان کے قواعد و ضوابط پر نظر ثانی کی ضرورت ہے۔ میرے نزدیک موصیات اور غیر موصیات کے درمیان کوئی نہ کوئی مابہ الامتیاز ضرور ہونا چاہیئے۔ موصیات کی روح قربانی اور ان کی دینی، مالی اور تبلیغی خدمات بہرحال دوسری خواتین سے نمایاں ہونی چاہئیں لہٰذا اس تجویز پر مزید غور و فکر کے بعد مناسب فیصلہ کیا جائے گا۔

اس تجویز کے بعد مکرم کیپٹن سید افتخار حسین صاحب نے نظارت مقبرہ بہشتی کے بارہ میں شوریٰ ۱۹۷۷ء میں مقرر کردہ سب کمیٹی کی رپورٹ پیش فرمائی جس کا تعلق بیرونی ممالک میں مقبرہ ہائے موصیان قائم کرنے کے لئے متعدد قواعد و ضوابط کی تشکیل سے تھا۔ اس کمیٹی کی سفارشات کے بارہ میں جب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نمائندگانِ کرام سے مشورہ طلب فرمایا تو مندرجہ ذیل اصحاب نے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا:-

مکرم چوہدری ادریس نصر اللہ خان صاحب لاہور۔ مکرم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ اسلام آباد۔ مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ گوجرانوالہ۔ مکرم عبداللطیف خان صاحب آف لندن۔ مکرم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب صدر مجلس کارپرداز۔ مکرم محمد شریف صاحب راولپنڈی۔ محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ فیصل آباد۔ محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودہا۔ مکرم چوہدری اعجاز نصر اللہ خان صاحب لاہور۔ محترم چوہدری عزیز احمد صاحب باجوہ ایڈووکیٹ۔ محترم سید میر محمود احمد صاحب ناصر ربوہ۔

ان تجاویز پر بحث جاری تھی کہ ۶ بجے شام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس اجلاس کے اختتام پذیر ہونے کا اعلان فرمایا۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی
اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

تقریب شادی

بریڈفورڈ (انگلینڈ) میں برادرم نعیم اللہ صاحب امینی ابن مکرم محمود احمد صاحب امینی آف گوجرانوالہ کے نکاح کا اعلان مورخہ ۵ مارچ ۱۹۷۸ء کو مشنری انچارج مکرم انیس الرحمٰن صاحب نے محترمہ رضیہ سلطانہ صاحبہ بنت مکرم مسعود احمد صاحب امینی کے ساتھ پانچ صد پونڈ حق مہر پر کیا۔ اسی روز تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔

مکرم نعیم اللہ صاحب امینی حضرت نور محمد صاحب امینی مرحوم صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے ہیں جبکہ محترمہ رضیہ سلطانہ صاحبہ محترم ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب امینی مرحوم کی پوتی اور محترم عبدالحق صاحب امینی مرحوم کی نواسی ہیں۔

جملہ احباب سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کی درخواست دعا ہے۔

(خاکسار محمد اعظم اکسیر مربی سلسلہ احمدیہ۔ گوجرانوالہ)

ضروری اطلاع

اس سال جو طالب علم پنجاب یونیورسٹی میں ایم۔ اے، ایم۔ ایس سی میں داخلہ لینا چاہتے ہیں وہ داخلہ فارم کے حصول اور مزید معلومات کے لئے خاکسار سے رابطہ قائم کریں۔

مبارک احمد تنویر
کمرہ نمبر ۶۳ ہوسٹل نمبر ۱۱
پنجاب یونیورسٹی (نیو کیمپس)
لاہور

اعلانِ تعطیل

۵ اپریل بروز بدھ حسب سابق دفتر الفضل مجلس مشاورت کی تعطیل کی وجہ سے بند رہے گا اور پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین و ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔

(مینیجر الفضل)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۳